بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۳ تبلیغ ۴۷ ہش ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۱۳ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۳۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک انسان کا سینہ دوسروں کے بغض سے پاک نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی

دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیئے

"جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر کسی سے عداوت رکھو۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخص آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے۔ ایسی کہ وہ اس بات کو بھی ناگوار رکھتے تھے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں۔ ان میں سے ایک قضائے کار فوت ہو گیا اس سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی۔ ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو اکھاڑ ڈالا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلود ہے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور اتنا رویا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کرا کر پھر لکھوایا۔

مکن شادمانی بمرگِ کسے
کہ دہرت پس از وے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہیئے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔ ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے۔ پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے۔ اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے۔ یہ سب بغض ناجائز ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم ص ۲۱۷/۲۱۸)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۲ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۱۱ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کو ۱۰ اور ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء دیروز مغرب اور اتوار کی درمیانی شب بارہ بجے کے قریب دو فرزندوں کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور مکرم سید جلیل شاہ صاحب کی نواسی ہے۔ ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ مکرم سید جلیل شاہ صاحب مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین اللھم آمین

۔ ماہنامہ انصار اللہ ایسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کی اشاعت بہت وسیع ہونی چاہیئے۔ اگر احبابِ کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں اور ہر ممکن ذریعہ اختیار کر کے اس میں چھپنے والے جواہر پاروں کو احباب کی نظر سے گزار سکیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک بہت بڑی تعداد اس کی خریداری قبول نہ کر لے۔ امید ہے میری اس التجا کی طرف توجہ فرمائی جائے گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(اسسٹنٹ منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ کریم صاحبہ کو مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۸ء بروز بدھ بمطابق ۲۳ شوال ۱۳۸۷ھ ہجری دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام محمد کریم تجویز فرمایا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب آف کوئٹہ کا پوتا اور حضرت میر محمد ابراہیم صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے نیز اسے اپنے والدین کا فرمانبردار اور خادم دین بنائے آمین

میر مبشر احمد طاہر آف پسرور ضلع سیالکوٹ

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۸ء

پوپ کی طرف سے "یومِ امن" منانے کا پیغام

آج دنیا میں جو بدامنی پھیلی ہوئی ہے اور جس طرح اقوام اقوام کو اور افراد افراد کو نگل جانا چاہتے ہیں۔ خودغرضی۔ حرص و ہوا اور مفاد پرستی نے جس طرح غلبہ پا رکھا ہے اور اس سے جو تلخ نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور لوگ جس طرح ایک دوسرے سے بدظنی اور بداعتمادی میں مبتلا ہیں۔ یہ کوئی ایسی باتیں نہیں جو محض خیالی پلاؤ پکانے سے معدوم ہو سکتی ہیں۔ تاہم یہ خوشی کی بات ہے کہ بعض سنجیدہ اور دور اندیش لوگوں کے دلوں میں ان وجوہات کو معلوم کرنے اور ان کو دور کرنے کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔

اگرچہ یہ چیز نئی نہیں ہے شروع ہی سے دنیا میں ایسے خیالات لوگوں کے دلوں میں اٹھتے چلے آتے ہیں۔ مگر آج جب ہر ایک انسان تمام دنیا کے متعلق علم حاصل کر سکتا ہے۔ اور دنیا میں جو کچھ بے انصافیاں ہو رہی ہیں ان کو جان سکتا ہے۔ اور دنیا کے ایسے واقعات کو جان سکتا ہے۔ جو افراد کی افراد کے ساتھ اور اقوام کی اقوام کے ساتھ بے انصافیوں پر مبنی ہیں اس لئے سنجیدہ اور دور اندیش لوگ پہلے سے کہیں زیادہ ہی اس بات کی طرف توجہ دینے لگے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ان وجوہات اور اسباب کو دور کیا جائے۔ جن کی موجودگی سے بے اطمینانی اور باہم بداعتمادی پیدا ہو کر دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔

اس ضمن میں یہ امر قابل اعتنا ہے کہ گزشتہ دسمبر میں پوپ اعظم کی طرف سے جو رومن کیتھولک کے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا خلیفہ ہے ایک پیغام دنیا کی مذہبی جماعتوں کے نام جاری کیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے ان جماعتوں سے استدعا کی ہے کہ وہ یکم جنوری کو "یومِ امن" منائیں۔

پوپ اعظم نے پیغام میں مذہبی جماعتوں کو خطاب کیا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ ان کے نزدیک دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے صرف مذہب ہی اہلیت رکھتا ہے اور مذہبی جماعتیں ہی ایسی جدوجہد کر سکتی ہیں جس سے امن قائم ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک پوپ اعظم کا یہ پیغام خیر مقدم کے لائق ہے اور ان کی یہ تجویز بھی بڑی حد تک صحیح ہے کہ جماعتیں مل کر "یومِ امن" منائیں۔ تاہم ہمیں معلوم نہیں ہے کہ اس پر کہاں تک عمل کیا گیا ہے۔ یکم جنوری گزر چکی ہے ابھی تک کوئی خبر ہمارے سننے میں نہیں آئی کہ یکم جنوری کو کوئی ایسا دن منایا گیا ہے۔ البتہ بعض لوگوں نے تحریراً اس پیغام کا ذکر کیا ہے۔ اور جہاں تک ہماری نظر سے گزرا ہے پاکستان کے ایک مولوی صاحب نے بھی اس پیغام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کا جواب بھی شائع کیا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ ان مولوی صاحب کے علاوہ کسی اور نے بھی پیغام کے متعلق کچھ لکھا ہو مگر پہلا سوال تو یہ ہے کہ محض پیغام جاری کر دینے سے اور اس پر تبصرہ کرنے سے تو ایسا اہم کام سرانجام نہیں پا سکتا چاہیئے تھا کہ پوپ اعظم پیغام جاری کرنے کے ساتھ کوئی عملی قدم بھی ایسا اٹھاتے جو یومِ امن منانے کے متعلق ہوتا اور خواہ انہیں اس میں کامیابی نہ بھی ہوتی۔ تو پھر بھی یہ بات ایک قدم اس منزل کی طرف سمجھا جا سکتا۔ چونکہ ہمارے علم میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا اس سے ظاہر ہے کہ پوپ اعظم بھی اس معاملہ میں ابھی اتنے سنجیدہ نہیں ہیں۔ جتنا کہ انہیں ہونا چاہیئے تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ عیسائیت دنیا میں صلح و صفائی کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ مگر اس کے اصولوں میں اور نہ تاریخ میں کوئی ایسی چیز ملتی ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کو امن قائم کرنے کے لئے متوجہ کرتی ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام عالمگیر نہیں تھا۔ بنی اسرائیل کی ذہنیت ایک خاص سخت گیر رجحان اختیار کر چکی تھی۔ اس لئے آپ کو صرف نرمی کی تعلیم دی گئی تھی اور جو اعتدال سے بڑھ کر محض بطور علاج کے مبالغہ کی حد تک چلی گئی تھی۔ آپ کا کام تھا کہ بنی اسرائیل کو اعتدال پر قائم کریں اور بس۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں تک امن عالم کا تعلق ہے ان کی تعلیم میں کوئی معین ایسے اصول موجود نہیں ہیں جو تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے بیان کئے گئے ہوں۔ مثلاً وہ قوموں کو قوموں کے سلوک کرنے کے لئے کوئی معین تعلیم پیش نہیں کرتی۔ اس کے خلاف اناجیل اربعہ میں ایسے فقرے ملتے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صرف بنی اسرائیل کی اصلاح ہی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

(باقی)

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب

عیاں سورۂ صف میں تیرے نصیب
کہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب

وہ بندے خدا کے جو انصار ہیں
وہ بندے کہ ہیں مصطفےٰؐ کے حبیب

مقدر ہے ہاتھوں سے اس کے شفا
مسیحِ زماں ہے ہمارا طبیب

محمدؐ کی ہے پاس اس کے سند
محمدؐ کے ہیں نسخہ ہائے عجیب

مگر جزوِ اعظم دعا ہے دعا
دعا کر دعا کر خدا ہے مجیب

تنویر

قطعہ

سنو سنو کہ محبت کا پیام لائے ہیں
ہم ارمغانِ امان و سلام لائے ہیں
بھری تھی جس میں محمدؐ نے برقِ جوش و خروش
وہی مزاجِ صحابہ کرامؓ لائے ہیں

تنویر

137

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(۴)

ایک غیر از جماعت محقق کا اعتراف

اب ان پیشگوئیوں میں سے چند ایک کو پیش کرتا ہوں جنہیں ایک غیر از جماعت محقق مولوی سمیع اللہ صاحب فاروقی جالندھری نے پاکستان بننے سے پہلے اپنے رسالہ "اظہارِ حق" میں جو نذیر پرنٹنگ پریس امرتسر میں باہتمام سید مسلم حسن زیدی پرنٹر طبع کروایا تھا درج کیں اور اپنی غیر جانبدارانہ تحقیق علماءِ اسلام کے سامنے بصورت استفسار پیش کی تھی۔ وہ اپنے اس رسالہ کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں:۔

"ان میں سے بعض پیشگوئیاں واقعی مخبر الغیب ہیں جنہیں ہم درج کرتے ہوئے علماءِ اسلام سے دریافت کرتے ہیں کہ ایک معمولی انسان جس کا خدا تعالےٰ سے کوئی تعلق نہ ہو کیونکر بعض آنے والے واقعات کی خبر کئی کئی سال پیشتر دے سکتا ہے۔ ہم علماءِ اسلام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ جذبات سے قطع نظر فرماتے ہوئے دلائل سے ثابت کریں کہ اس قسم کی پیشگوئیوں کا ظہور کسی ایسے انسان سے کیونکر ہو سکتا ہے جو اپنے دعویٰ میں سچا نہ ہو۔"

(اظہارِ حق صفحہ ۱۳)

مولوی سمیع اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

۱۔ "۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب کو معلوم ہوا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرنے سے پہلے میرا مومن ہونا تسلیم کر لیں گے۔ اس پیشگوئی کے پورے بیس برس بعد ۱۹۱۴ء میں جبکہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے چھ برس گزر چکے تھے مولوی محمد حسین صاحب نے گوجرانوالہ کی ایک عدالت میں بیان دیتے ہوئے تسلیم کر لیا کہ فرقہ احمدیہ قرآن و حدیث کو مانتا ہے اور ہمارا فرقہ کسی ایسے فرقہ کو جو قرآن و حدیث کو مانے کافر نہیں کہتا۔"

(دیکھو مقدمہ نمبر ۱۳۰ بعدالت لالہ دیوکی نند مجسٹریٹ درجہ اول)

واضح رہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرزا صاحبؑ کے سخت مخالف تھے۔ حتیٰ کہ آپ نے مرزا صاحبؑ پر کفر کے فتوے لگائے۔ عین اس زمانہ میں مرزا صاحبؑ نے پیشگوئی کی کہ مولانا موصوف وفات سے قبل میرا مومن ہونا تسلیم کر لیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مولوی صاحب کو عدالت میں یہ بیان دینا پڑا کہ اُن کا فرقہ جماعت مرزائیہ کو قطعاً کافر نہیں کہتا۔ یہ ایک ایسا بدیہی نشان ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔

۲۔ پنڈت لیکھرام (جو اللہ تعالےٰ اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا پرلے درجہ کا دشمن۔ گندہ دہن اور بدزبان آریہ تھا) کی مرزا صاحبؑ نے پیشگوئی کی اور کہا (فَدَعَوْتُ عَلَیْہِ فَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ بِمَوْتِہٖ فِیْ سِتٍّ یعنی فروری ۱۸۹۳ء سے چھ سال کے عرصہ میں ہلاک ہو گا) اور کہا عید اس نشان کے دن سے بہت قریب ہو گی یعنی لیکھرام کی وفات اور عید کا دن متصل ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لیکھرام عید کے دوسرے دن مقتول ہوئے۔ یقیناً یہ بات انسان کے بس کی نہیں کہ ایک شخص پہلے کہہ دے کہ فلاں شخص فلاں موقع پر قتل ہو گا اور پھر ایسا ہی ہو۔ یقیناً اس قسم کے واقعات انسانی عقل سے بہت بالا ہیں۔

۳۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء لاہور میں جلسہ مذاہب ہونے والا تھا جس میں دوسرے نمائندوں کے علاوہ مرزا صاحب نے بھی تقریر کرنی تھی۔ عجیب بات یہ ہے کہ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو بقول اُن کے اللہ تعالےٰ سے اطلاع ملی کہ اُن کا مضمون سب سے بلند رہے گا۔ چنانچہ اسی روز اشتہار کے ذریعہ اعلان بھی کر دیا کہ ہمارا ہی مضمون غالب رہے گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا مضمون سب پر غالب رہا اور "سول اینڈ ملٹری گزٹ" "پنجاب آبزرور" اور دوسرے اخباروں نے صاف صاف لکھ دیا کہ مرزا صاحب کا مضمون بہت بلند تھا۔ خود صدر جلسہ نے جلسہ کی کارروائی کی جو رپورٹ مرتب کی اس میں بھی اس مضمون کی خوبیوں کا اعتراف کیا۔

یہ ایسی باتیں نہیں جنہیں اتفاقی کہا کہا جائے۔ ایک شخص کئی روز پہلے یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کا مضمون سب پر بازی لے جائے گا۔ حالانکہ دوسرے مقرر بھی کچھ کم پایہ کے نہ تھے۔ بالضرور اس میں تصرفِ الٰہی کے کرشمے نمودار ہیں۔

۴۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو آپ نے رؤیا دیکھا:۔

آہ نادر شاہ کہاں گیا

یہ اُس وقت کی بات ہے جبکہ نادر خاں ابھی بچہ تھا اس وقت دنیا کے تمام بادشاہوں میں کوئی نادر شاہ بادشاہ نہ تھا۔ لیکن حیرانی ہے کہ بعد میں ایک شخص غیر متوقع طور پر نادر خاں سے نادر شاہ بنا اور وہ طبعی موت بھی نہ مرا۔ بلکہ ایسے طریق سے قتل ہوا کہ اُس وقت ہر زبان پر یہی الفاظ جاری تھے کہ "آہ۔ نادر شاہ کہاں گیا"۔

یہ اس قسم کی باتیں ہیں جنہیں کوئی انسان قرائن سے نہیں سمجھ سکتا اور بغیر تصرفِ الٰہی ۱۹۳۰ء میں ہونے والے ایک واقعہ کی خبر ۱۹۰۵ء میں دینا ناممکن ہے۔

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس اطلاع میں خدا تعالےٰ کا تصرف کام کر رہا تھا۔

پھر یہی غیر جانبدار اور غیر از جماعت محقق لکھتے ہیں:۔

۵۔ دسمبر ۱۹۰۵ میں آپ کو اطلاع ملتی ہے کہ

"میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔"

اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی؟ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی اس وقت موجودہ خلیفہ (خلیفہ ثانی) ابھی بچہ ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے انہیں خلیفہ مقرر کرانے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت اکثریت نے حکیم نور الدین صاحب کو خلیفہ تسلیم کر لیا جس پر مخالفوں نے محولہ بالا پیشگوئی کا مذاق بھی اڑایا لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔ خود مرزا صاحب کے وقت احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ نور الدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی۔ لیکن موجودہ خلیفہ (خلیفہ ثانی) کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطہ میں پہنچ گئی اور حالات یہ بتاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد ۱۹۳۱ء کی نسبت دُگنی سے بھی زیادہ ہو گی۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظم کوششیں ہوئی ہیں پہلے کبھی نہ ہوئی تھیں۔

الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے انتظام کے لئے قائم کیا گیا اور اس کے ذریعہ سے جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی بھی من و عن پوری ہوئی۔

۶۔ ۱۹۰۵ء میں لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ وائسرائے بہادر کے اس اقدام سے بنگالی مشتعل ہو گئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ بنگال کو دوبارہ متحد کر دیا جائے۔ وائسرائے نے انکار کیا۔ بنگالیوں نے انارکی شروع کر دی۔ چنانچہ صوبہ بنگال میں تشدد کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ انارکسٹ پارٹی نے بم سازی اور بمباری شروع کر دی۔ کئی انگریزوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔ پولیٹیکل ڈاکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ الغرض بنگال کی حالت بے حد خطرناک ہو گئی لیکن وائسرائے بہادر نے صاف طور پر اعلان کر دیا کہ وہ تقسیم بنگال ہرگز منسوخ نہیں کریں گے۔ اس حالت میں کون شخص سمجھ سکتا ہے کہ وائسرائے کا یہ حکم منسوخ ہو جائے گا اور بنگالیوں کی دلجوئی ہو گی۔ مگر قارئین متعجب ہوں گے ۱۹۰۶ء میں مرزا صاحب کو اطلاع ملی:۔

"پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب اُن کی دلجوئی ہو گی۔"

اس کے بعد بھی حکومت کی طرف سے یہی کہا جاتا تھا کہ اس حکم میں کوئی ترمیم نہ ہو گی۔ لیکن ۱۹۱۱ء میں شاہ جارج پنجم ہندوستان میں تشریف لائے اور آپ نے تقسیم بنگال منسوخ کر کے بنگالیوں کی دلجوئی کر دی۔ گویا پانچ سال

بعد خود بادشاہ کے ہاتھوں مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یقیناً اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں صاحبِ نظر لوگوں کے لئے ایک سبق ہے اور اصحابِ دانش کے لئے غور و فکر کا موقع ہے۔

۷۔ ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو آپ نے دیکھا کہ حکام کی طرف سے ڈرانے کی کچھ کارروائی ہوگی۔ پھر آپ نے دیکھا کہ مومنوں پر ایک ابتلا آیا۔ پھر تیسری مرتبہ ایک اور اطلاع ملی کہ ؎

"صادق آں باشد کہ ایامِ بلا
مے گزارد با محبت باوفا"

ان تمام اطلاعات کا نتیجہ یہ ہوا کہ عبدالحمید نامی ایک شخص نے عدالت فوجداری میں امرتسر میں یہ بیان دیا کہ مجھے مرزا صاحب نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے پر متعین کیا ہے اس بناء پر مجسٹریٹ امرتسر نے مرزا صاحب کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دئے۔ لیکن بعد میں مجسٹریٹ کو معلوم ہوا کہ وہ وارنٹ کے اجراء کا مجاز نہ تھا۔ چنانچہ اس نے وارنٹ واپس منگوا لئے اور مسل گورداسپور بھیج دی جس پر صاحب ضلع نے مرزا جی کو ایک معمولی سمن کے ذریعہ طلب کیا۔ یہاں خدا کا کرنا یہ ہوا کہ خود عبدالحمید نے عدالت میں اقرار کر لیا کہ عیسائیوں نے مجھ سے یہ جھوٹا بیان دلوایا تھا ورنہ مجھے مرزا صاحب نے قتل کرنے کی کوئی ترغیب نہیں دی۔ مجسٹریٹ نے یہ بیان سنکر مرزا صاحب کو بری کر دیا اور اس طرح مذکورہ بالا اطلاعات اور غیب کی خبریں پوری ہوئیں۔

ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق پیشگوئی

امریکہ کا ایک عیسائی ڈوئی نامی جو اسلام کا سخت دشمن تھا اس نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ مرزا صاحب نے اس کو بہت سمجھایا کہ وہ اپنے دعوے سے باز آئے مگر وہ باز نہ آیا بلکہ مرزا صاحب اور ڈوئی کے درمیان مباہلہ ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو تخمیناً کروڑ روپیہ کا نقصان پہنچا۔ اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہو گئے۔ اس پر فالج کا حملہ ہوا اور بالآخر وہ پاگل ہو کر مارچ ۱۹۰۷ء میں فوت ہو گیا۔ اس سے پہلے اگست ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب کو یہ اطلاع ملی تھی کہ

"اس کے صیہون پر جلد تر
ایک آفت آنے والی ہے۔"

چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے آباد کردہ شہر صیہون سے نہایت ذلت کے ساتھ نکالا گیا۔

اس مباہلہ اور اطلاع سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہ دونوں باتیں من و عن پوری ہوئی۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا ہونا ایک اتفاقی بات تھی یا اسکے ساتھ خدائی امداد شامل تھی۔ حالات اس امر کا بدیہی ثبوت ہیں کہ یہ باتیں اتفاقی نہ تھیں بلکہ بتلانے والے کا تصرف اس کے ساتھ شامل تھا۔ اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تصرفاتِ الٰہی سے کسی خائن اور کاذب کی بھی امداد ہوا کرتی ہے۔ یقیناً یہ بات فطرۃ اللہ کے قطعاً خلاف ہے۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کا صحیح نکلنا اُن کی صداقت پر اٹل دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔

۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء میں آپ کو اطلاع ملی

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

یہ اُس وقت کی بات ہے کہ جب کہ زار اپنی قوت و طاقت کے ساتھ روس کے کروڑہا بندگانِ خدا پر خود مختارانہ حکومت کرتا تھا لیکن چند سال بعد انقلابِ روس کے موقع پر بالشویکوں کے ہاتھ سے زارِ روس کی جو گت بنی وہ نہایت ہی عبرت انگیز ہے۔

دُنیا کا سب سے بڑا بادشاہ پابجولاں ہے۔ اُس کے خاندان کے تمام ارکان پابندِ سلاسل ہیں۔ اور باغی اپنی سنگینوں اور بندوقوں سے خاندانِ شاہی کے ایک ایک رُکن کو ہلاک کرتے ہیں۔ جب زار کے تمام بچوں اور بیوی کو باغی تڑپا تڑپا کر مار چکتے ہیں تو زار کو نہایت بے رحمانہ طریق پر قتل کر دیتے ہیں۔

۱۱۔ ۱۸۷۷ء کی بات ہے کہ مرزا صاحب نے عالمِ رؤیا میں دیکھا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھے بھیجا ہے اور میں نے اُسے مچھلی کی طرح تل کر واپس کر دیا ہے۔ اس رؤیا کے بعد مرزا صاحب نے رلیا رام کے اخبار میں چھپنے کے لئے ایک مضمون بھیجا اور اُس پیکٹ میں خط بھی رکھ دیا (مرزا صاحب کو یہ علم نہ تھا کہ پیکٹ میں خط رکھنا قانون ڈاک خانہ کی رُو سے جرم ہے) رلیا رام وکیل جانتا تھا کہ مرزا صاحب کا یہ فعل قانونی طور پر جرم ہے اور اس کی سزا پانچ صد روپیہ جرمانہ اور چھ ماہ قید ہے۔ رلیا رام نے اس خط کی مخبری کر دی جس پر افسران ڈاک نے مرزا صاحب پر مقدمہ چلا دیا۔ عدالت گورداسپور سے طلبی ہوئی مرزا صاحب نے وکیلوں سے مشورہ کیا تو اُن سب نے یہی کہا کہ سوائے جھوٹ بولنے کے کوئی چارہ نہیں۔ لیکن مرزا صاحب نے جھوٹ بولنے سے انکار کر دیا بلکہ عدالت میں اقبال کیا کہ یہ میرا خط ہے اور پیکٹ بھی میرا ہے۔ میں نے اس خط کو پیکٹ میں اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا۔ افسر ڈاک خانہ جو مدعی تھا اس نے مرزا صاحب کو پھنسانے کی بہتیری کوشش کی لیکن اس کے دلائل کا عدالت پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چنانچہ عدالت نے مرزا صاحب کو بری کر دیا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ عرصہ پہلے رلیا رام کا سانپ بھیجنا اور مرزا صاحب کا تلی ہوئی مچھلی لوٹانا اور پھر اس مقدمہ کا رلیا رام کے ہاتھ سے شروع ہونا اور مرزا صاحب کا باعزت طریق پر بری ہونا اپنے اندر کئی سبق رکھتا ہے۔

ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص اٹکل پچو طریق پر ایسی پیشگوئی کر دے جو حرف بحرف پوری ہو کر رہے۔

چشمِ بصیرت رکھنے والے لوگوں کے لئے ان پیشگوئیوں کی صداقت میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ بعض لوگ کیوں مرزا صاحب کی دشمنی میں اپنے آپ کو مبتلا کر رہے ہیں اور ایسے شواہد کی جانب سے چشم پوشی کر رہے ہیں جن کی تکذیب محال ہے۔

علماءِ اسلام سے مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ بتلائیں کہ کئی کئی سال پہلے پتہ کی باتیں کہہ دینا سوائے تائیدِ خداوندی کے کسی اور صورت میں بھی ممکن ہے۔ اگر نہیں تو ایک ایسے آدمی کی تکفیر کرنا از روئے اسلام کہاں تک جائز ہے۔

۱۲۔ ۱۸۸۳ء میں مرزا صاحب کو یہ خبر تواتر کے ساتھ دی گئی کہ

"میں تمہاری مدد کروں گا"

اب دیکھنے والے یہ دیکھتے ہیں اور جاننے والے یہ جانتے ہیں کہ عیسائیوں نے بلکہ خود مسلمانوں نے آپ کے خلاف کئی مقدمے کھڑے کئے اور ہر مقدمہ میں بالآخر مرزا صاحب کو ہی فتح اور کامرانی حاصل ہوئی۔ سلسلہ احمدیہ کے مٹانے اور درہم برہم کرنے کے لئے چاروں طرف سے حملے کئے گئے مگر یہ امر واقع ہے کہ احمدیت بڑے زور سے ترقی کرتی رہی اور کر رہی ہے۔

جن دنوں میں محولہ بالا پیشگوئی کی گئی تھی ان دنوں مرزا صاحب کے پیروؤں کی تعداد شائد اُنگلی پر گنی جا سکتی تھی لیکن آج یہ حالت ہے کہ ہندوستان کا شاید ہی کوئی ایسا شہر ہوگا جس میں مرزائیت روز افزوں ترقی نہ کر رہی ہو اور احرار کی شدید ترین مخالفت کے باوجود مرزائیت پھیلتی جا رہی ہے۔

۱۳۔ ۱۸۹۱ء میں آپ کو یہ اطلاع ملی۔

"میں تجھے زمین کے کناروں
تک عزت کے ساتھ شہرت
دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔"

اُس وقت بظاہر اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے کوئی اسباب موجود نہ تھے لیکن ہم حیرت سے دیکھتے ہیں کہ اس بے بسی کے عالم میں کی ہوئی پیشگوئی آج حرف بحرف پوری ہو رہی ہے اور مرزائیت دنیا کے دُور دراز ممالک میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ یورپ کے قریباً تمام ممالک میں مرزائی مبلّغ پہنچ چکے ہیں اور بڑے بڑے لوگ مرزائیت کے حلقہ بگوش بن رہے ہیں۔ اگرچہ یہ باتیں بادی النظر میں معمولی معلوم ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بے کسی اور بے بسی کے عالم میں ایک شخص کا اتنا بڑا دعوےٰ کر دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس وقت کون جانتا تھا کہ چند سال بعد ہی مرزائیوں میں اتنی قوت و طاقت پیدا ہو جائیگی کہ وہ لاکھوں روپے سالانہ خرچ سے اپنے مبلّغین بلادِ یورپ میں بھجوا دیں گے اور پھر کون سمجھ سکتا تھا کہ بڑے بڑے لارڈ مرزائیت کو قبول کر لیں گے۔ یہ تمام باتیں دُور از فہم تھیں جو آج بڑی حد تک پوری ہو چکی ہیں اور آثار و قرائن بتلاتے ہیں کہ بہت جلد یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو کر رہے گی۔

ان حالات کے مطالعہ سے فطری طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کونسی طاقت ہے جو کئی کئی سال پہلے ایک بات مُنہ سے نکلوا دیتی ہے جو آخر کار پوری ہو کر رہتی ہے۔ کاش اہلِ خرد سوچیں اور علماءِ اسلام دلائلِ عقلی سے ثابت کریں کہ کیونکر ایک کاذب ایسی ٹکانے کی بات کہہ سکتا ہے۔ اور پوری کمزوری کے عالم میں کس طرح ایک مفتری کو یہ جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ نہایت بلند آہنگی سے یہ اعلان کر دے کہ اُسے عزت اور غلبہ حاصل ہوگا۔

ہم مان لیتے ہیں کہ ایک خدا کا خوف نہ رکھنے والا انسان اتنا بڑا طوفان باندھ سکتا ہے لیکن کیا خدا تعالےٰ کی یہ عادت ہے کہ وہ مفتریوں اور خائنوں کی تائید اور حمایت کرے۔ کیا خدا تعالیٰ کذب اور زُور کی سرپرستی کیا کرتا ہے؟ ہرگز نہیں!

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے دعاوی اور پیشگوئیاں وضعی اور جعلی نہ تھیں۔

ان تمام واقعات سے یہ امر سورج کی طرح روشن ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب کو شرحِ صدر حاصل تھا اور آپ کو مکالمہ و مکاشفہ کا شرف حاصل تھا۔

کون بدبخت کہہ سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ پر جھوٹ باندھنے والا بھی دنیا میں کامیاب و بامراد

ہو سکتا ہے اور اس کا سلسلہ روز افزوں ترقی کر سکتا ہے۔ سلسلہ احمدیہ کی مسلسل ترقیاں اور اس جماعت کی پیہم کامیابی اس امر کی روشن دلیل ہے کہ نصرت الٰہی ان کے ساتھ ہے جو مرزا صاحب نے فرمایا ہے ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درو ملی سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

مندرجہ بالا شعر ہی بتلاتا ہے کہ مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ پر کامل توکل اور پورا بھروسہ تھا۔ ورنہ جس کی طبیعت کے اندر گندگی پلیدی ہو اسے کیونکر جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ اعلان کرے کہ نصرت الٰہی گندوں کے لئے نہیں بلکہ پاکبازوں کے لئے ہے"

یہ غیر از جماعت محقق آخر میں لکھتے ہیں :۔

"الغرض اس قسم کی بیسیوں پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہوئیں اور جن کے اندر عظیم الشان نشانات موجود ہیں ان واقعات کے متعلق اس امر کا اقرار ناگزیر ہے کہ مرزا صاحب کو ضرور خدا تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل تھا"

(رسالہ اظہار الحق)

پس خدا تعالیٰ نے اپنے سچے فرستادوں کے لئے جو یہ نشان مقرر فرمایا ہے۔ کہ کثرت سے ان پر غیب کی خبریں ظاہر کی جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے مصفّٰی غیب پر مشتمل ان سے پیشگوئیاں کرواتا ہے جن کی نہ تو قیاس پر ہو سکتی ہے نہ قیافہ پر وہ غیب اس قسم کا ہوتا ہے جو خالصۃً اللہ تعالیٰ سے ہی تعلق رکھتا ہے پھر اعجازی رنگ میں بڑی عظمت اور خاص شان و شوکت سے یہ اقتداری خبریں پوری ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی خارق عادت نصرتیں اور تائیدیں ان پیشگوئیوں کے مطابق جو ظہور میں آ رہی ہیں کیا یہ کسی مفتری اور کذاب کو بھی مل سکتی ہیں پس لمبا عرصہ پہلے بتائی ہوئی غیب کی خبروں کا من وعن اور پوری شان و شوکت سے پورا ہونا اس بات کا واضح اور بین ثبوت ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوے میں سچے اور راستباز تھے۔

(باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

امریکہ کی احمدی جماعتوں کی طرف سے ایک الوداعی تقریب

(مکرم قریشی مقبول احمد صاحب مبلغ امریکہ)

۲۲ اکتوبر ۶۷ء کو امریکہ کے احمدیہ مشنوں کے انچارج مکرم و محترم جناب عبدالرحمٰن خاں صاحب ہنگالی کے اعزاز میں پٹس برگ امریکہ نے ایک الوداعی دعوت کا انعقاد کیا۔ اس میں امریکہ کی تمام جماعتوں کے نمائندگان و افراد کو مدعو کیا گیا تھا۔ تا کہ وہ خود حاضر ہو کر اپنے سابق انچارج کو الوداع کہہ سکیں۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے مختلف مقامات سے احباب کرام ۲۱ اکتوبر کو ہی آنا شروع ہو گئے۔ جن کے قیام کا انتظام مشن ہاؤس میں عمدہ طور پر کیا ہوا تھا۔ تقاریر کو پونے بارہ بجے کے قریب پہلے ایک اجلاس زیر صدارت احمد شہید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پٹسبرگ شروع ہوا۔ جس میں پہلے تلاوت قرآن مجید کی گئی۔ پھر صدر صاحب موصوف نے جلسہ کے انعقاد کی وجوہ پر روشنی ڈالی اور محترم خاں صاحب کی پُرشفقت و پُرمحبت قیادت کو سراہا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی خدمات کا احسن اجر عطا فرماتا رہے اور سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اس کے بعد تمام دیگر مشنوں سے آئے ہوئے نمائندگان نے باری باری آ کر اپنے اپنے جذبات و خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ واشنگٹن۔ شکاگو۔ کلیولینڈ (Cleveland)۔ ایتھنز (Athens) ڈیٹن۔ ڈیٹرائٹ ینگسٹن۔ سینٹ لوئیس اور لجنہ اماء اللہ کے نمائندگان نے تشریف لا کر خاں صاحب موصوف کی خدمات کو سراہا خصوصاً آپ کے پُرمحبت اور پُرشفقت اور ہمدردانہ سلوک کی وجہ سے آپ کی جدائی پر گہرے افسوس کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پُرخلوص سعی کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

اس کے بعد خاں صاحب موصوف نے احباب کرام کا شکریہ ادا فرمایا اور احباب کو ضروری نصائح فرمائیں کہ وہ ان کے بعد ان کے جانشین سے اور بھی زیادہ تعاون فرمائیں اور خدمت دین کو فضل الٰہی جانیں اور اس پر کبھی مغرور نہ ہوں اور ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جملہ ارشادات پر دل سے عمل کرنے کی سعی کرتے رہیں

آخر میں صدر صاحب نے مختصر دیباچہ کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم کی اور پھر نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین کی پُرتکلف کھانے سے تواضع کی گئی۔ مقامی احباب نے نہایت عمدگی سے کھانے کی تقسیم کا فرض انجام دیا اور اس کے بعد تمام دوست اپنے اپنے مقامات کی طرف واپس تشریف لے گئے

اس تقریب کے بعد محترم خاں صاحب موصوف احمدیہ گزٹ اور خدام الاحمدیہ کے بلٹین کی طباعت و اشاعت میں مشغول رہے اور تمام احباب جماعت کو ان کا ایک ایک کاپی روانہ کی گئی۔ آپ نے اس وقت تک وطن واپس جانا پسند نہ کیا جب تک کہ اس فرض کو سرانجام نہ دے لیں کیونکہ احمدیہ گزٹ سے تمام جماعتیں محسوس کرتی ہیں کہ وہ ایک مرکز سے وابستہ ہیں اور انہیں مرکزی حالات سے باخبر رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

احمدی نوجوان کی وفات

آپ پاکستان جانے والے ہی تھے کہ پٹسبرگ میں یہ خبر ملی کہ ہمارے Athens کے احمدی جوان جو ان دنوں معہ اہل و عیال واشنگٹن میں مقیم تھے دماغی رگ پھٹ جانے سے بیہوش ہیں یہ احمدی جوان جو اسلامی نام سعود احمد سے مشہور تھے۔ اس مرض سے ۳۰ اکتوبر کو وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳۱ اکتوبر کو آپ کی تجہیز و تکفین کی گئی۔ اور یکم نومبر کو نماز جنازہ ادا کی گئی اور مرحوم کو میری لینڈ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوی اور ایک بچی چھوڑی ہے آپ کی اہلیہ صاحبہ لجنہ اماء اللہ واشنگٹن کی پریذیڈنٹ ہیں اور نہایت نیک خاتون ہیں انہوں نے نہایت صبر کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ جماعت احمدیہ واشنگٹن کے احباب نے بہت اخلاص اور محبت سے مرحوم کی بیماری کے ایام میں اور پھر وفات کے بعد تمام فرائض انجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بالآخر احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام کو احمدیت اور اسلام کو عمدہ طور پر پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری حقیر سعی میں فوق العادت برکت ڈالے اور اس ملک کو جو مادی طور پر انتہائی عروج حاصل کر چکا ہے۔ روحانی طور پر بھی عروج حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔

اعلانات دارالقضاء

مکرم ماسٹر عبدالرحمان صاحب خاکی بی۔اے مکان T-279B آریہ محلہ راولپنڈی شہر نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ خیر النساء زرینہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں مرحومہ کی ایک امانتی رقم مبلغ ۳۰۰/- روپے کھاتہ ۳۲۶۰/۱۴۳/۰۰ میں جمع ہے نیز مرحومہ کی ایک زمین ۱۰ مرلہ پلاٹ نمبر ۱۱ بلاک نمبر ۱ واقع محلہ دارالنصر ربوہ برائے دوکان موجود ہے یہ رقم اور زمین بعد وضع حصہ جائیداد مرحومہ کے مندرجہ ذیل بچوں کو دے دی جائے۔

۱۔ ظفر احمد صاحب ۲۔ منصور احمد صاحب ۳۔ آمنہ پروین صاحبہ۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دے۔

(ناظر دارالقضاء)

۲۔ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی ۹ نیو سول لائن سرگودھا کی ایک درخواست مکرم ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے بھجوائی ہے جس میں مکرم شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ میرے والد صاحب مکرم شیخ محمد رفیع صاحب مرحوم ولد مکرم شیخ محمد شفیع صاحب کا ایک مکان ۱۸ سی ۱۸ محلہ دارالفضل ربوہ میں ہے میں یہ مکان فروخت کرنے کی اجازت دی جائے۔ میرے علاوہ والد صاحب مرحوم مندرجہ ذیل ورثاء ہیں (۱) مکرم توفیق احمد صاحب پسر (۲) محترمہ نسیم رفیع صاحبہ دختر۔ (۳) محترمہ شمیم رفیع صاحبہ دختر (۴) محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شیخ محمد رفیع صاحب مرحوم

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تحریک وقف عارضی میں حصہ لینے والے احباب

(قسط نمبر ۴)

نمبر شمار	اسماء مکرم
۱۸۱۴	مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر
۱۸۱۵	مکرم اقبال محمد خان صاحب ۱۹ - اسلام آباد گوجرانوالہ
۱۸۱۶	مکرم ملک مسعود احمد صاحب پشاور یونیورسٹی پشاور
۱۸۱۷	مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ٹی۔آئی۔ہائی سکول ربوہ ضلع جھنگ
۱۸۱۸	مکرم محمد سلیم صاحب فاورملز کنری ضلع تھرپارکر
۱۸۱۹	مکرم شکر خان صاحب محمود آباد خاص "
۱۸۲۰	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب شاہین جنرل سٹورز ڈیرہ غازیخان
۱۸۲۱	مکرم محمد سلیمان صاحب اختر چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا
۱۸۲۲	مکرم غلام محمد صاحب ادرحہ ضلع سرگودھا
۱۸۲۳	مکرم حکیم محمد طفیل صاحب چک نمبر ۷۹ ش ضلع سرگودھا
۱۸۲۴	مکرم ماسٹر احمد علی صاحب ادرحہ ضلع سرگودھا
۱۸۲۵	مکرم محمود احمد صاحب چیمہ چک ۳۳ ج ضلع سرگودھا
۱۸۲۶	مکرم محمد اسلم صاحب باجوہ ایڈووکیٹ ۱۵۲۰۸ سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۱۸۲۷	مکرم محمد اسلم صاحب چک ۹۰ ش ضلع سرگودھا
۱۸۲۸	مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۲ T.D.A ضلع سرگودھا
۱۸۲۹	مکرم غلام احمد صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا
۱۸۳۰	مکرم ناصر احمد صاحب " " " "
۱۸۳۱	مکرم سید اکبر علی شاہ صاحب بادشاہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۱۸۳۲	مکرم عبدالکریم صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات
۱۸۳۳	مکرم محمد سلیمان صاحب دارالبرکات مکان ۳/۲ ربوہ ضلع جھنگ
۱۸۳۴	مکرم غلام محمد صاحب احمدی چک ۹۴ ج ب ضلع لائلپور
۱۸۳۵	مکرم ظہور احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ
۱۸۳۶	مکرم محمد دین صاحب دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ
۱۸۳۷	مکرم مختار احمد صاحب بی اے بی ایڈ بہاولیکے ضلع شیخوپورہ
۱۸۳۸	مکرم حبیب صاحب عاصی بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ
۱۸۳۹	مکرم ماسٹر صدیق احمد صاحب چک ۳۷ ج ضلع سرگودھا
۱۸۴۰	مکرم چوہدری جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ چک ۳۷ ج ضلع سرگودھا
۱۸۴۱	مکرم مبشر احمد صاحب چک کلیانوالہ گوہٹر ضلع گجرات
۱۸۴۲	مکرم عبداللطیف صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات
۱۸۴۳	مکرم الطاف حسین صاحب مکان ۶۰ R سنت نگر لاہور
۱۸۴۴	مکرم محمد عیسیٰ صاحب چک ۹۹ R-6 ضلع ساہیوال
۱۸۴۵	مکرم حبیب اللہ صاحب کتابالی دی ہٹی قبولہ ضلع ساہیوال
۱۸۴۶	مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب بھابڑہ ضلع سرگودھا
۱۸۴۷	مکرم ماسٹر عبدالباسط صاحب ناصر دارالصدر غربی ربوہ
۱۸۴۸	مکرم بشیر احمد صاحب بوٹ میکر گولبازار ربوہ
۱۸۴۹	مکرم ملک عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا
۱۸۵۰	مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک عبدالسمیع صاحب نون "
۱۸۵۱	مکرم سعید احمد صاحب بٹ مانانوالہ ضلع لائلپور
۱۸۵۲	مکرم رشید احمد صاحب گوجر بستی ضلع لائلپور
۱۸۵۳	مکرم محمد علی خان صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۶۰ ج ب شہباز پور
۱۸۵۴	مکرم مبشر احمد صاحب غلہ منڈی جڑانوالہ ضلع لائلپور
۱۸۵۵	مکرم رفیق احمد صاحب غالب مانانوالہ چک ۲۰۳ آر بی " "
۱۸۵۶	مکرم عبدالحق صاحب چک ۶۹ ج ب رتن سرشمیر روڈ " "
۱۸۵۷	مکرم مظفر احمد صاحب متعلم ایم بی بی ایس چونڈہ ضلع سیالکوٹ
۱۸۵۸	مکرم رفیق احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ۱۲۷ دکھ ضلع لائلپور
۱۸۵۹	مکرم محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ
۱۸۶۰	مکرم محمد علی صاحب چک ۲۹۵ گ ب بیریانوالہ ضلع لائلپور

السّابِقُون میں شامل ہونے کا

ایک سنہری موقع

بموجب ارشاد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ "جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں دفتر ہذا اہتمام کرتا ہے کہ جو دوست ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا فرما دیں ان کے اسماء گرامی حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کئے جائیں تا جو احباب ۲۹ رمضان المبارک کی دعاؤں سے مستفید نہیں ہو سکے ان کے لئے دعاء خاص کا ایک اور موقع پیدا کر دیا جائے۔

پس ہر مخلص احمدی سے توقع ہے کہ وہ مذکورہ تاریخ سے پہلے اپنا چندہ ادا کر کے سابقون کے اعزاز اور دعا کے اس قیمتی موقعہ سے مستفیض ہوگا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

قائدین حضرات کی توجہ کیلئے

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کا مالی جائزہ بابت سہ ماہی اول ۶۸-۶۷ء قائدین حضرات کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا ہے۔ بہت ہی کم مجالس نے وصولی کی طرف توجہ کی ہے۔ تدریجی بجٹ کے لحاظ سے ہر ایک مجلس کے بجٹ حصہ مرکز کا ایک چوتھائی وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے تھے۔ جملہ قائدین اضلاع و مقامی کا فرض ہے۔ کہ خدام بھائیوں کو بیدار کریں۔ اور وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی از ۳۰ مارچ تا ۱۰ اپریل ۶۸ء

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا جائزہ چندہ مجلس اجتماع۔ تعمیر ہال وغیرہ مرتب کر کے مجالس کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ اس سہ ماہی میں بقایا داران مجالس خصوصاً اور دیگر مجالس عموماً ۳۰ مارچ سے ۱۰ اپریل تک خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کا ہفتہ منائیں اور بقایا جات وصول کر کے جلد از جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۱۸۶۱	مکرم محمد امین صاحب چک ۸۵ ج ب عباس پور لائلپور
۱۸۶۲	مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ گلی وکیلاں لائلپور
۱۸۶۳	مکرم رانا عبدالغفور صاحب چک ۸۲ ج ب سرشمیر روڈ "
۱۸۶۴	مکرم محمد نعمان صاحب چک ۷۶ گ ب تحصیل و ضلع لائلپور
۱۸۶۵	مکرم محمد عبداللہ صاحب دوکاندار سرشمیر روڈ لائلپور
۱۸۶۶	مکرم فضل الٰہی صاحب چک ۶۹ گھسیٹ پورہ لائلپور
۱۸۶۷	مکرم مجیب الرحمان ایڈووکیٹ آر بی سرکلر روڈ راولپنڈی
۱۸۶۸	مکرم بشیر احمد صاحب بنگالی جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ
۱۸۶۹	مکرم فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ
۱۸۷۰	مکرم عطاء الحق صاحب مشین محلہ جہلم شہر
۱۸۷۱	مکرم ملک عزیز احمد صاحب ٹیچر خانپور تحصیل چکوال ضلع جہلم
۱۸۷۲	مکرم اللہ یار صاحب بلالی کوٹ قاضی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ
۱۸۷۳	مکرم عبدالوہاب صاحب ڈسپنسر لیور برادرز لمیٹڈ رحیم یار خان
۱۸۷۴	مکرم عمر حیات صاحب معرفت میاں طاہر احمد صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۱۸۷۵	مکرم چوہدری حسن محمد صاحب گولھ رحمت آباد ضلع تھرپارکر
۱۶۷۶	مکرم علی محمد صاحب کوٹ احمدیاں حیدرآباد
۱۶۷۷	مکرم ظفر احمد صاحب چک ۷۴ جنوبی ضلع سرگودھا
۱۶۷۸	مکرم سلیم احمد صاحب چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا
۱۶۷۹	مکرم غلام مصطفیٰ صاحب پنشنر محمود آباد ضلع جہلم
۱۶۸۰	مکرم حکیم محمد شریف صاحب کلر کہار ضلع جہلم

(باقی)

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

139

درخواست ہائے دعا

۱۔ وقار احمد وفاروق احمد پسران چوہدری سجاد احمد صاحب آف ملتان بندوق کے فائر سے زخمی ہو کر داخل نشتر ہسپتال ہیں۔ (ڈاکٹر عبدالکریم بیرون حرم گیٹ ملتان)

۲۔ میرے تایا جان شیخ الطاف حسین صاحب چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ (شیخ مظہر حسین جاوید لاہور)

۳۔ خاکسار رنڈل کا امتحان اور میرے برادر اکبر حبیب اللہ خان صاحب نے بی اے کا امتحان دیا ہے۔ نیز والدہ محترمہ کی باصحت درازی عمر کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ (مظہر الحق پنڈی بھاگو)

۴۔ میرے ایک بھائی ہیانک ایک حادثہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ نیز قاضی محمد ندیم صاحب آف راولپنڈی کی گاڑی گر جانے کی وجہ سے چھ پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔

۵۔ خاکسار کے لئے ایف اے کے ضمنی امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(سلیم احمد ناصر رحیم یار خان)

۶۔ مکرم چوہدری عبدالرب صاحب غیرت انسپکٹر بیت المال کی اہلیہ محترمہ کچھ عرصہ سے فالج بستر علالت ہیں۔ (مرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ) احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب اللہ ساکن ربوہ کی ایک درخواست مکرم حافظ عبدالسلام صاحب سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ نے بغرض تعین ورثاء حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی مرحوم بھجوائی ہے۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب اللہ نے لکھا ہے کہ مکان قطعہ ۳۶ بلاک ۱۸ واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کی الاٹمنٹ محترم حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کے نام تھی والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد یہ قطعہ اور مکان بموجب فیصلہ ورثاء حضرت مولوی صاحب مرحوم عزیز مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے قبضہ اور ملکیت میں دے دیا گیا تھا اور اس وقت سے عملاً انہی کے قبضہ اور ملکیت میں چلا آتا ہے لہٰذا اب بحیثیت مختار عام منجانب برادران و ہمشیرگان خود درخواست ہے کہ یہ مکان عزیز مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے نام ریکارڈ میں درج کر دیا جائے۔ بوقت وفات میرے والد صاحب کے میرے علاوہ مندرجہ ذیل ورثاء موجود تھے۔ (۱) مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب (۲) مکرم ملک عنایت اللہ صاحب پسران، (۳) محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم (۴) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا ابوالعطاء صاحب (۵) محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب مرحوم۔

ان ورثاء میں سے والدہ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ ۱۹۵۳ء میں وفات پا گئی تھیں ان کے ورثاء بھی ہم سب بہن بھائی ہیں اور کوئی وارث نہیں ہے۔

اس درخواست کے ہمراہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اور مکرم ملک عنایت اللہ صاحب کی طرف سے ایک مختار نامہ عام (رجسٹرڈ چینیوٹ) بحق مولوی عبدالرحمٰن صاحب اللہ محررہ ۱۲/۵۹ بواسطہ مالیت ۲۰/- روپے پیش کیا گیا ہے جس کی رو سے حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی جائداد کا انتظام ہر قسم مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب اللہ کے اختیار میں دے دیا گیا ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

صاحب نصاب احباب اپنا محاسبہ کریں۔

بعض احباب پر زکوٰۃ شرعاً واجب ہوتی ہے مگر وہ اس کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہوتے حالانکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم کسی انسان کی طرف سے نہیں بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کلام پاک میں اس کا بار بار حکم آیا ہے۔ الٰہی منشاء کے ماتحت جو پانچ ارکان اسلام مقرر کی گئی ہیں اور جن کا انکار گویا اسلام سے انکار ہے ان میں زکوٰۃ کو بھی شامل کیا گیا ہے پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ شرعاً واجب ہوتی ہے اپنا محاسبہ کریں اور جس قدر قدر ان پر زکوٰۃ واجب ہے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ امراء صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ خطبہ جمعہ میں یا دیگر اجتماعات میں وقتاً فوقتاً زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

دواخانہ خدمت خلق ربوہ مایۂ ناز اور سریع التاثیر شربت

شربت خانہ ساز

کھانسی نزلہ اور سینہ کی جملہ امراض کا مکمل علاج

اس کے استعمال سے مزید ادویات کی ضرورت نہ ہوگی

چھوٹے بڑے سب کے لئے یکساں مفید شربت

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۲۵ پیسے

تیار کردہ۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی فرم

ایس۔ ایس۔ آئی

مثلاً

۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین — ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن

پلگ دو پن دو سالہ پورسلین — ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز، سمال انڈسٹری سٹیٹ، سیالکوٹ

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

نمبر پی آر۔ ۱/ ۶۷/ پی ایم پی/ ۳۰

پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے ڈیزل الیکٹرک لوکو موٹوز اور ڈیزل ریل کاروں کے سپیئر پارٹس تیار کرنے کے سلسلہ میں پلانٹ اور مشینری مشتمل لیتھس، ملنگ مشین ڈرلز ساد آرہ گرائنڈرز جیلوٹین۔ ۱۸۰ ٹن پاور پریس اور ۶۰ مکعب فٹ رنٹ کیپٹی کے پورٹیبل کمپریسر کی فراہمی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ کمپریسر کی استعداد اس ڈیٹا کے مطابق ہو جو مطلوبات کے جدول اور پی آر ایس کنڈیشنز آف کنٹریکٹ نمبر اے ۳ - ۶۵ میں درج ہے۔

۲۔ ٹھیکیداروں کے لئے ہدایات ٹنڈر فارم مطلوبات کا شیڈول اور کنٹریکٹ اے ۳- ۶۵ کی شرائط و ریس پر مشتمل ٹنڈر کاغذات ۲۴ فروری ۶۸ء سے ۸ اپریل ۱۹۶۸ء کے دوران ۹ اور ۱۲ کے درمیان تمام ایام کار میں سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز کمرہ نمبر ۷ (پہلی منزل) ایمپریس روڈ لاہور یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو آر کراچی کینٹ کے دفتر سے ۱۰۰/- روپے علاوہ ڈاک خرچ کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ رقم کسی بھی حالت میں واپس نہیں ہوگی۔

۳۔ ٹنڈر صرف مقررہ فارموں پر ہوں خاص طور پر مہر شدہ ہوں اور ہر لحاظ سے متعلقہ کاغذات کے ساتھ منسلک ہوں۔ ورنہ قبول نہیں کئے جائیں گے۔

۴۔ ٹنڈر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور کے نام ہونے چاہئیں۔ اور ۱۰ اپریل ۱۹۶۸ء کو ایک بجے دن تک ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ ریلوے بورڈ پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر ۱۹ گراؤنڈ فلور) ایمپریس روڈ لاہور کے پاس یا اس کے دفتر کے سامنے رکھے گئے ڈبہ میں ڈالنے چاہئیں۔ ٹنڈر عوام کے روبرو ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ اور ۱۵ اپریل ۱۹۶۸ء کو ہر روز دس بجے صبح کھولے جایا کریں گے۔

لے ایچ خان۔ پی آر ایس
برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

3647 (۷) [illegible]

مشتہرین الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر الفضل)

بہترین مال — شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود کمیٹی مارکیٹ ربوہ — بارعایت دام

انسان کی تمام تر سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کا ادب کرے

جو لوگ شعائر اللہ کی عظمت کو ملحوظ نہیں رکھتے ان کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا اس کے شعائر کی عظمت بجا لانا اس کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرنا اور اس کے نشانات کی حرمت کو قائم رکھنا خدا تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ اس سے خود انسان کے اپنے دل میں نیکی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ میں وہ ترقی کرنے لگتا ہے۔

چنانچہ قربانیوں کو ہی دیکھ لو یہ پہلے کچھ مدت تک تم لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں اور پھر خانہ کعبہ پر پہنچتی ہیں تو ذبح کی جاتی ہیں لیکن پھر بھی ان کا گوشت تم لوگوں کے فائدے کے لئے ہی تقسیم ہوتا ہے خدا کو نہیں پہنچتا۔ خدا تعالیٰ کو تو وہی اخلاص پہنچتا ہے جس کے ماتحت تم نے قربانیاں کی ہوتی ہیں۔ پس اصل چیزوں کا اخلاص وہ ایمان ہے جو انسان کے اندر پایا جائے اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قدر و قیمت رکھتی ہے اس جگہ

ومن یعظم شعائر اللہ

فانھا من تقوی القلوب

کہہ کر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تعظیم شعائر اللہ تقوی القلوب میں داخل ہے یعنی متقی ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نشان کی عزت و توقیر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلالت کرتے ہیں۔ درحقیقت اسلام نے یہ کلیہ پیش کیا ہے کہ انسان کے ظاہری اعمال کا اس کے باطن پر اور اس کے باطن کا ظاہر پر اثر پڑتا ہے پس جو شخص ان مقامات کا ادب کرتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار کیا ہوا ہو۔ یا ان ہستیوں کا ادب کرتا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا کلام اترا ہو یا اس کے نشانات کی حامل ہوں تو چونکہ یہ ادب اس کے دل کے تقویٰ اور خشیت الٰہی کی وجہ سے ہوگا اس لئے طبعی طور پر اس کی دلی پاکیزگی کا اس کے ظاہر پر بھی اثر پڑے گا۔ اور اس طرح وہ ظاہری اور باطنی دونوں طور پر نیکیوں سے آراستہ ہو جائے گا۔

یہ آیت گو چھوٹی سی ہے لیکن انسان کے فرائض اور اس کی ذمہ داریوں کو اس میں ایسے کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص سمجھ اور عقل سے کام لینے والا ہو تو وہ اسی کے ذریعہ اپنے تمام اعمال کو درست کر سکتا ہے انسان کی تمام تر سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کا ادب کرے اور ان کو ہمیشہ ملحوظ رکھے ورنہ اس کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا" (تفسیر کبیر)

دسواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

ربوہ ـــــ الحمد للہ کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام انعقاد پذیر ہونے والا دسواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ تین روز جاری رہنے کے بعد ۱۰ فروری کو شام ۶ بجے بخیر و خوبی اختتام ہو گیا۔ کلب سیکشن میں پاکستان ویسٹرن ریلوے نے کالج سیکشن میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اور سکول سیکشن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے چیمپئن شپ جیت لی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم نے پچھلے سال بھی یہ چیمپئن شپ حاصل کی تھی۔

فائنل مقابلوں کے اختتام پر مہمان خصوصی جناب آئی یو خان نے انعامات تقسیم فرمائے تقسیم انعامات کی تقریب سے قبل سربراہ ادارہ حضرت کے خصوصی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے ان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام بھی شامل تھا جو حضور نے ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کے نام ازراہ تلطف باہر سے ارسال فرمایا تھا۔

(مفصل خبر کل کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شمالی ویٹ نام میں روسی بمبار طیارے پہنچ گئے

سائیگون ۱۲ فروری۔ کل سال کے امریکی فوجی اڈہ کی جنگ انتہائی نازک دور میں داخل ہو گئی ہے امریکی زبردست مزاحمت کر رہے ہیں اور دوسری طرف چھاپہ ماروں کے دباؤ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس چھوٹے سے علاقہ میں کم و بیش ایک لاکھ فوجی موجود ہیں اور بعض اوقات حملہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے مورچوں میں گھس جاتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پچھلے تین دن کی لڑائی میں فریقین کے تین ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ شمالی ویٹ نام کے ہوائی اڈوں پر روسی بمباروں کے پہنچ جانے کے بعد لڑائی پھیل جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور امریکی فوجی ماہرین اس خدشہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ آئندہ ۲۴ گھنٹہ میں کھی سان پر چھاپہ ماروں کا بڑا حملہ متوقع ہے۔ اس میں شمالی ویٹ نام کے لڑاکا اور بمبار طیارے بھی حصہ لیں گے۔ بن ہوا پر چھاپہ ماروں کا خوفناک حملہ۔

سائیگون ۱۲ فروری۔ سائیگون کے ۱۸ میل شمال میں بن ہوا کے اڈہ پر چھاپہ ماروں نے انتہائی خوفناک حملہ کیا تھا۔ انہوں نے راکٹوں کی بارش کر دی منصورہ امریکی اور جنوبی ویٹ نام کے فوجی مارے گئے اور بہت سے امریکی طیارے تباہ ہو گئے سابق دارالحکومت ہوئے میں کل جنگ کے دوران ایک قید خانہ میں آگ لگ گئی اور شمالی ویٹ نام کے سینکڑوں جنگی قیدی ہلاک ہو گئے۔ یہ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور اپنے طور پر آگ سے بچاؤ نہیں کر سکتے تھے۔ امریکی ذرائع کے مطابق فوج نے انہیں بچانے کی کوشش کی لیکن آگ اتنی شدت اختیار کر چکی تھی کہ کوئی مدد نہیں کی جا سکی۔

اسلامی کانفرنس میں زعما کی تقریریں

راولپنڈی ۱۲ فروری۔ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے دوسرے روز کل مختلف ممالک کے علماء نے مسلمانوں میں اتحاد اور استحصالی قوتوں کے خلاف عالم اسلام کی مشترکہ جدوجہد پر زور دیا۔ چار روزہ کانفرنس پر سوں شروع ہوئی تھی کل کے اجلاس کی صدارت روس کے مفتی ضیاء الدین بابا خانوف نے کی۔ اور اس میں بابا خانوف کے علاوہ شام کے مفتی اعظم شیخ احمد کفتارو مفتی اعظم فلسطین الحاج سید امین الحسینی ملائشیا کے ڈاکٹر حسن۔ مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس محبوب مرشد مراکش کے مسٹر عبدالرحمٰن دکالی۔ سعودی عرب کے مسٹر حسن قطبی؛ پیر صاحب دیول شریف بریگیڈیئر گلزار احمد اور مسٹر اے بی علیم نے خطاب کیا کل کا اجلاس چار گھنٹے جاری رہا۔ آج کے مقالوں اور تقریروں کا موضوع "اسلام اور عالمی امن" تھا۔ اجلاس کے بعد عائلی قوانین بنیادی انسانی حقوق اور ذمہ داریاں اور بینکنگ و انشورنس کے متعلق کمیٹیوں کے خفیہ اجلاس شروع ہو گئے۔ یہ اجلاس ۱۳ فروری تک جاری رہیں گے۔ کانفرنس اسی روز ختم ہو رہی ہے۔

جن سنگھ کے صدر کی پراسرار موت

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ بھارت کی انتہا پسند ہندو تنظیم جن سنگھ کے صدر مسٹر دین دیال اپادھیائے کل رات کے آخری حصہ میں مغل سرائے کے قریب پراسرار حالات میں مردہ پائے گئے۔ ان کی لاش ریلوے سٹیشن کے آؤٹر سگنل کے قریب پڑی پائی گئی۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بنارس لے جایا جا رہا ہے ابتدائی تحقیقات کے نتیجہ میں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مسٹر دین دیال کی موت کن حالات میں ہوئی اس سے قبل یہ خبر آئی تھی کہ جن سنگھی لیڈر کی لاش ۲۶ ڈاؤن ایکسپریس کے ایک ڈبہ میں پائی گئی ہے اور پولیس نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ اتر پردیش کی کابینہ کے جن سنگھی وزراء اور دہلی کے کچھ جن سنگھی لیڈر مغل سرائے روانہ ہو گئے ہیں تاکہ مسٹر دین دیال کی موت کے اسباب کی اپنے طور پر تحقیقات کر سکیں بھارتی حکومت نے اس حادثہ کی فوری تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

کرن سنگھ کی اشتعال انگیز تقریریں

جموں ۱۲ فروری۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق گورنر اور بھارت کے مرکزی وزیر سیاحت ڈاکٹر کرن سنگھ کی اشتعال انگیز تقریروں کے بعد جموں اور اس کے نواحی علاقوں میں مسلمانوں کے خلاف فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ کل تمام دن شہر میں لوٹ مار ہوتی رہی اور مسلمانوں پر حملے کئے گئے۔ ایک جلوس نکالا گیا جس میں شیخ عبداللہ اور مسلمانوں کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ ڈاکٹر کرن سنگھ ان دنوں جموں کے دورہ پر ہیں اور اس کے نواحی علاقہ میں متعدد تقریریں کر چکے ہیں۔